بعون اللہ تعالیٰ

رسالہ ثبوت مہدویت

۱۳

ثبوت مہدویت میں امام الوری خلیفۃ اللہ سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے یہ رسالے کشف الحجب ثلاثیہ و سبب تالیف اسے اکبر صغیر مع ترجمہ ہندی و دلیل التبین تالیفات سے سید عالم عامل فاضل کامل جامع علوم نقلیہ غواص فنون عقلیہ البحر الالمعی سید عیسی مہدوی المخاطب عالم میاں صاحب افاض اللہ تعالی بحار فیوضہ علی الحاضر و الغائب

چھپے ہیں

فی سبیل اللہ تعالی طرفی سے مصدقان ساکنان بالکونڈ کے

نیت سے امام علیہ السلام کی

مطبع مشاقیہ ۱۳۰۸ھ

۹۱۹
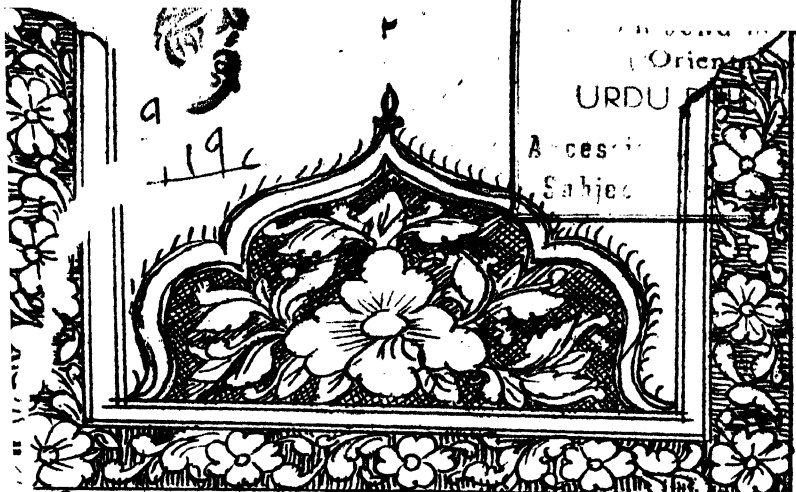
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے یہان مشہور ہی کہ تمھارے حضرت سید محمد مہدی موعود علہ
جذبے کی حالت مین دعوی مہدویت کا کئے تھے پھر جبکہ ہوشیار ہوے
تو اس دعوے سے باز آئے

جواب پہلا

یہہ بات سراسر جھوٹھہ وافترا ہی کیونکہ اگر یہہ بات سچ ہوتی تو حضرت
کی وفات کے بعد تمھارے بڑے بڑے عالمان اور مشائخ اپنے منصب
اور فراغتون کو چھوڑ چھوڑ کر خلق کی مار و ملامت اختیار کر کر حضرت کی [illegible]
کی تصدیق ہرگز نہ کرتے اور اس گروہ کی غربت اور فقر و فاقے
مین گرفتار نہوتے اور محض بسبب اسی تصدیق کے بادشاہون
خدمت گذاریان اور آرزوون کے کچھہ پروانہ کرکر ان کے ہاتھو
سے طرح طرح کے عذابان اور مصیبتان پا پا کر ذبح و قتل نہوے

جیساکہ حضرت شیخ علائی کی تصدیق اور مصیبت اور کرامت اور شہادت
کا ذکر خود تمھارے تاریخ کے کتابوںمین مثل تاریخ فرشتہ وتاریخ مرآۃ عالم
وتاریخ خان جہانی وغیرہ مین سلیم شاہ کے احوال مین موجود ہی اور پھر
حضرت عبد الملک سجاوندی اور حضرت قاضی منتجب اور حضرت شیخ مصطفےٰ
جو بادشاہ جلال الدین اکبر کے روبرو اٹھارہ مجلسونمین بادشاہی ملاؤن کو
بحثونمین عاجز وملزم کئیے ہین اور قسم قسم کے مصیبتان اُنکے ہاتھون سے
پائے ہین سو ذکر ان کے مجلسون کی رسالون مین مفصل مذکور ہی اور
اُنکے علم وفضیلتین انکی کتابون اور رسالون سے مثل سراج الابصار
ومخزن الدلایل ورسالۂ ناسخ ومنسوخ وغیرہ سے جو بعد تصدیق کے
ثبوت مہدویت مین تصنیف وتالیف کئیے ہین ظاہر ہی اب انصاف کیجئے

جواب دوسرا تمھارے شاہ عبد العزیز دہلوی تحفۂ اثنا
عشریہ مین امامت کے بحث مین شیعاؤن کے مہدی خوف سے
چھپ جانے کے رد مین لکھے ہین کہ سید محمد جونپوری اشکارا
دعوی مہدویت کا کئیے انکا کوی ضرر جسم نہوا - اگر یہہ بات تمھاری
سچ ہوتی تو شاہ عبد العزیز شیعاؤن کی بات حضرت کے دعوے سے

رد نکرسکنے

جواب نمبر ۱

تمھارے شیخ علی متقی جو حضرت کے زمانیکے قریب ہوئے ہین
اور حضرت کی مہدویت کے رد مین اول کتابان تصنیف کئے ہین رسالہ
بُرہان مین لکھے ہین کہ اگر کوئی کہے کہ حضرت سید محمد بڑی شان کے
بزرگ ہین پھر ایسے جھوٹے دعوے پر کیونکر مصر و ثابت تھے
تو کہینگے ہم توبہ کرنا گناہون سے اور باز آنا خطا سے وئکی بات ہے
اُمید ہے توبہ اور باز آنے کی اخیر دم تک ۔ وئکی بات دوسرون پر
نہین کھل سکتی ہے پھر ہم کو کیسا معلوم ہوا کہ حضرت اس
دعوے پر اخیر دم تک مصر و ثابت تھے پھر سنا بھی گیا ہی بعض
صلحا سے کہ حضرت اخیر وقت اس دعوے سے باز آئے
اب تقریر کو ذرہ غور سے ملاحظہ کیجئے اگر حضرت کی یہہ باز آنیکی
بات سچ ظاہر یقین ہوتی تو علی متقی ایسا کاہی کو لکھتے اور پھر اس اخیر
تقریر سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ خبر مجہول ہے مجہول خبر شرع شریف
مین قابل یقین کے نہین ہے انصاف کیا جائیے جواب چوتھا
ہر ایک شخص کے احوال کی خبر اسکے یگانے پاس والون سے

معتبر ہی نہ بیگانے دور والون سے ہمارے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے احوال کی خبر مومنون سے معتبر ہی نہ منکرون سے
اگر خلاف بر مومنون کے کچھ خبر جناب کے احوال کی منکر کہین تو سراسر
جھوٹھ ہی ایسا ہی یہان

جواب پانچوان

شرع شریف کے معتبر کتابون مین مثل شرح عقاید
نسفی و نور الانوار وغیرہ کے مذکور ہی کہ خبر متواتر یعنے ایک معتبر
جماعت کسی چیز کو اپنے انکھون سے دیکھی ہوئی یا کچھ بات اپنے
کانون سے سنی ہوئی پی در پی خبر دیتی چلی آوے کہ وہ
چیز ایسی ہی یا وہ بات ایسی ہی - یہہ خبر متواتر یقینی ہی
ایسی خبر کو سچ جاننا فرض ہی پھر اس خبر کا اعتبار نکرنا صرف
جہالت اور محض ضلالت ہی - اب غور کیجئے کہ ایک معتبر جماعت
حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت مین وفات تک حاضر تھی
سو ایسی جماعت سے پھر دوسری جماعت اُس جماعت کے مصاحب اسطرح
جماعت سے جماعت پی در پی خبر دیتی چلی آتی ہی کہ حضرت
وفات پانے تک ہوشیاری اور اختیاری کی حالت مین اپنی ذات

کی مہدویت کے دعوے پر اور اسی دعوے کی تصدیق فرض انکار کو کے دعوے پر مصر و ثابت تھے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نبوت کے دعوے پر مصر و ثابت تھے پھر ایسی خبر کا اعتبار نہ کر کر ویسی مجہول خبر کا اعتبار کرنا صاف خلاف ہی شرع شریف کا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلَی الصِّدْقِ وَالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ

پناہ چہتا ہوں سات اللہ کے شرارتوں سے نفسوں ہمارے کے اور بدیوں سے عملان ہمارے اور اللہ راہ بتاتا ہی طرف صدق اور صواب کیے اور طرف اسیکے ہی رجوع اور پھرنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال تمھارے مہدی علیہ السلام کی مہدویت پر کیا دلیل ہے

جواب وعدے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنا حضرت مہدی علیہ السلام کا بالاتفاق منتظر تھا پس سن نوسو پانچ ہجری پر حضرت آگر دعوی مہدویت کا علانیہ کرگئے اور خلق کو طرف ترک حب دنیا اور طلب لقاے مولی کے دعوت کئے پھر تا وفات اُسی دعوے پر مُصر و ثابت رہے اور کچھہ دلیل معتبر حضرت کے اس دعوے کے رد و انکار پر نہین ہی پھر ہم موافق وعدۂ رسول اللہ صلعم تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حضرت کی تصدیق کرتے

سوال دوسرا

مہدی علیہ السلام کے نشانیون مین بہت سے حدیثین آئے ہین یہہ نشانیان تمھارے مہدی علیہ السلام مین نہین تھے پھر یہی حدیثین تمھارے مہدی علیہ السلام کی مہدویت کے رد و انکار پر دلیلین معتبر ہین

جواب

یے حدیثین اختلافی غیر معتبر ہین مگر آنا مہدی علیہ السلام کا اولاد سے
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اتفاقی معتبر ہی پس ہونا غیر معتبر
نشانیون کا حضرت کی مہدویت کے رد و انکار پر ہرگز دلیل معتبر
نہین ہی

سوال تیسرا

یے حدیثین اختلافی غیر معتبر ہونے پر اور آنا حضرت کا اولاد سے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اتفاقی معتبر ہونے پر کیا دلیل ہی

جواب امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالے علیہ شعب الایمان
مین لکھے ہین کہ اختلاف کیا آدمیون نے نشانیون مین مہدی علیہ السلام
کے پھر توقف کئی جماعت اور اعتقاد کئی کہ مہدی ایک اولاد سے
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے ہی ۔ شرح نخبہ مین ابن حجر
عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھے ہین جب کہ توقف ہوتا ہی کسی کام
کی بات مین تو وہ بات مردود بے اعتبار ہی ۔ پس توقف اور
اعتقاد جماعت کا صاف دلیل ہی کہ یے حدیثین اختلافی غیر معتبر
ہین اور آنا حضرت مہدی علیہ السلام کا اولاد سے حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالے عنہا کے اتفاقی معتبر ہی ۔ اسیطرح لکھے ہین علامہ تفتازانی

رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شرح مقاصد مین - اور تمہارے شاہ عبد العزیز
دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ مین امامت کے بحث مین لکھے ہین کہ اگر در علامات
وامارات مذکورہ خلاف کردہ برآید و در وقتی از اوقات مردم را در رنگ
علما و مشایخ دعوت بدین واحکام شریعت بکند و خوارق عادات
ومعجزات نماید یقین است کہ کسی متعرض حال او نخواہد بود پھر یہ کہنا صاف
دلیل ہی کہ نہونا ان نشانون کا حضرت کی مہدویت
کے رد و انکار پر کچھ دلیل معتبر نہین ہی وَاللّٰہُ
یَھْدِی اِلَی الرَّشَادِ اِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَعَادُ اللہ
راہ بتاتا ہی طرف پہنچنے مقصود کے
طرف اسیکے ہی رجوع
اور پھرنا
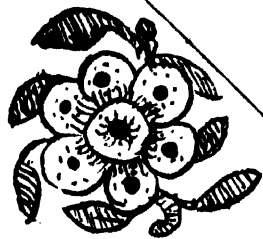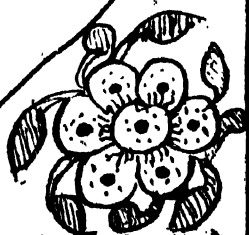
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبب تالیف این ہر دو استفتای صغیرہ و کبیرہ اینکہ مولوی محمد یوسف علیخان
مدراسی این فقیر سید عیسی مہدوی المخاطب عالم میان عفا اللہ تعالی عنہ
پرسیدند کہ طریقہ شما بحسب طریقہ اہل سنت است رضی اللہ تعالی عنہم
و نزد اہل سنت رہ اختلاف اعتقاد مانع اقتدای نماز نیست لہذا اقتدا
بہ پس شما جایز است و شما پس ما چرا اقتدا نمیکنند - جواب داوم
کہ نزد علمای اہل سنت بعد خروج مہدی موعود علیہ السلام انچیکہ
آنحضرت حکم فرمایند آن عین حکم خدا تعالی است کہ در اوائل طحطاوی
شرح در المختار مذکور است مَا یَحْکُمُ الْمَهْدِیْ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
تَعَالٰی وَذٰلِكَ هُوَ الشَّرْعُ الْحَنِیْفِیُّ الْمُحَمَّدِیُّ الَّذِیْ لَوْ كَانَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حَیًّا
حضرت محمد زندہ

ثم دفعت الیه ثالث النازلة لم یحکم فیها الا بحکم
المهدی پس تصدیق حکم مهدی فرض شد بعد ثبوت مهدویت او
و مارا مهدویت مهدی ما ثابت شده است و آنحضرت مارا حکم
فرمودند که بدنبال منکران بنده نماز مگذارید بالجمله مسئله عدم جواز اقتدا
ما پس شما فرع تصدیق مهدویت است۔ در اثنای این تقریر مولوی
فیاض حسین ازین بنده سوال کردند که بر اثبات مهدویت مهدی
شما چه دلیل است پس مع مولوی صاحب جواب دادند چونکه مجئ مهدی
علیه السلام موعود و منتظر است پس مهدی علیه السلام که موعود و منتظر است
خروج فرموده دعوی میکند که انا المهدی الموعود منم پس درین صورت انکار
دعوی او منکر را دلیل باید نه مصدق را۔ بعده کتب مذهب ما
ازین فقیر درخواسته تا مدتی نزد خود داشته گفتند که برای مطالعه
این کتب قدری عرصه باید عجالة للوقت استفتای مختصر تحریر کنید
که در جوابش فکر خواهم کرد پس حسب درخواست او اول استفتای صغیر
بعده بقدر تفصیل استفتای کبیر تالیف نمودم پس مولوی صاحب بعد ملاحظه
گفتند که اگر انکار مهدی علیه السلام کفر باشد پس جوابش صحیح نماید

آری بقواعد شرع شریف ثابت است که انکار مہدی موعود علیہ السلام کفر است
چه مجی مہدی علیہ السلام بخبر متواتر قطعی معنًا بلا اختلاف ثابت شده است
چنانچه شیخ عبد الحق در لمعات گفت قَدْ تَظَاهَرَ الْاَحَادِیْثُ الْبَالِغَةُ
حَدَّ التَّوَاتُرِ مَعْنًا فِیْ کَوْنِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ
واین عبارت بر حاشیه یَمْلِكُ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ
در جامع ترمذی مطبوعه دہلی در باب مَا جَاءَ فِی الْمَهْدِیْ
نیز مکتوبست وانچیکه بخبر تواتر معنوی ثابت است مفید لقطع است
وانکار او کفر است ہمچنان مولانا عبد العلی ملک العلما در تنویر شرح
منار فارسی فرموده است ونیز مجی مہدی علیہ السلام بالاجماع ثابت است
که کسی از اہل اسلام انکار او نمیکند وانچیکه باجماع اہل اسلام ثابت شود
انکار او کفر است وغایة الامر اینست که صریح احادیث در کفر انکار مہدی
وارد شده است چنانکه شیخ ابن حجر مکی در مقدمه رساله قول المختصر نقل
نموده است اگرچه که احدیث احاد اند ولیکن بعد ظہور معانی انہا در وجود مشاہده
قطعی می شوند چنانکه طلوع شمس از مغرب اگرچه این احادیث احاد اند چنانچه
مذکور است در تفسیر قوله تعالی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ

ولیکن طلوع شود و بینند مردمان ظن این حدیث زایل گردد و بالقطع یقین حاصل
شود که این احادیث از نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم است و ما چنین
اگر مهدی علیہ السلام بحسب معانی آن احادیث بر منکران خود حکم بتکفیر
فرماید آن حکم قطعی خواهد شد۔ الحاصل مولویصاحب مذکور بعد از ملاحظہ
این هردو استفتا گفتند که رسایل رد مذهب شما که علماے ما تالیف
نموده اند اگر نزد من مجتمع شوند در جواب این استفتا خواهم پرداخت
پس التماس نمودم که آن رسایل از مشاهیر علماے شما مثل شیخ علی متقی
و ابن حجر مکی و چهار فتاوی علماے مذاهب اربعہ از حرمین شریفین نزد این
بنده موجود است هر قدر که باید مطالعہ فرموده جواب بنویسند بعد از ان
مولویصاحب آن رسایل و فتاوی را قریب تا سه ماه نزد خود داشتہ
آخر الامر فرمودند که انصاف چنین است که هنوز جواب این استفتا در نظرم
مشکل تر مینماید و این رسایل نیز براے جواب این استفتا کفایت نمیکند مناسب
چنین است که این استفتا را به علماے مشاهیر آفاق باید فرستاد شاید که در نظر
او شان جوابش درآید بعد از ان این بنده این استفتا را بنظر بعض علماے
اطراف گذرانید در حیدرآباد و مولوی عبد الحلیم صاحب لکھنوی

قول ابو الحسن محمد ر
ابن حسین تحقیق پی در پی
آمده است اخبار و بہم
رسیده است بکثرت
راویان آنها از مصطفی صلعم
باآمدن مہدی علیہ السلام
و از اہل بیت اوست و
علیہ السلام و مملکت کند
ہفت سال علیہ السلام
و پر کند زمین را از عدل علیہ السلام
او خروج کند با عیسی علیہ السلام پس مدد کند
او را بر قتل دجال
علیہ السلام امامت کند و عیسی
نماز گزارد در پی او و در دراز
نعیم او ولعرا و

و مولوی نیاز احمد بدخشانی و مولوی محمد زمان کیھمی و مولوی احمد علی رامپوری
و مولوی الہداد خان جھجری و مولوی معزالدین خان دہلوی و مولوی
فضل رسول صاحب درویش و مولوی حیدر علیصاحب دہلوی - و در مدراس
دیوان صاحب و فرزند قاضی بدرالدوله صاحب و مولوی حیات خانصاحب
و مولوی غلام قادر صاحب و مولوی وجیہ الدین صاحب و در ویلور مولوی
سید شاہ محی الدین صاحب و در ترچناپلی مولوی مفتی غلام رسول صاحب و در بنگلور مولوی
محمد حنیف صاحب و در بندر بمبئی مولوی عنایت علیصاحب مدرس مدرسه مسجد جامع
پس بعض ایشان بعد مطالعه اش ساکت ماندند و بعض مجرد احوال استفتا
از ہانی این بنده شنیده مرکز التفات نکردند بلکه استفتا را بدست
خود مس ننمودند بلکه در بندر بمبئی از مسجد قصابان بعض طلبا و اہل مسجد
بر سر این بنده غوغا نمودن شبا شب اخراج کنانیدند - مگر اینکه بعض
از فرزندان قاضی بدرالدوله بر پشت استفتا اینقدر نوشتند قال
ابو الحسن محمد بن الحسین قد تواترت الاخبار و
استفاضت بکثرة رواتها عن المصطفی صلی الله تعالی علیه وآله
واصحابه وسلم بمجئ المهدی وانه من اهل بیته وانه

يمكث سبع سنين وانه يملأ الارض عدلا وانه يخرج
مع عيسى عليه السلام فيساعده على قتل الدجال
بباب لد بارض فلسطين وانه يؤم هذه الامة
وعيسى عليه السلام يصلي خلفه في طول من قصته
وامره و این نویسنده باوجود قول امام بیهقی رحمة الله تعالی علیه در استفتا تقیید
که این قول ابوالحسن رح از وانه یمکث سبع سنین تا آخر زیر اختلف الناس
تحت فتوقف جماعة داخل است واز اعتقد واخارج وطرفه انست
که نویسنده قول علامه تفتازانی رح را در شرح مقاصد فما یقال انه یقتدی
بالمهدی او بالعکس شیئ لا مستند له فلا ینبغی ان یعول
علیه بچشم خود دیده وهم در شرح مذکور موجود است لم یرد فی
شانه مع امام الزمان حدیث صحیح واز منقول صاف معلوم
میشود که علامه رجوع کرده است از انچه که در شرح عقاید نسفی گفته است که ثم
الاصح انه یؤم هذه الامة ویقتدی به المهدی وغایة الامر
انیست که امور قول ابوالحسن رح متواتره اختلافیست نه اتفاقی وما فیه الاختلاف
لیس قابلة للاعتقاد چونکه در سائر علامات اختلافست وامر اختلافی قابل

احتجاج نمیشود در امور اعتقادیہ فلہذا شاہ عبدالعزیز دہلوی در تحفہ اثنا عشریہ در بحث امامت فرمودپس اگر در علامات وامارات مذکورہ خلاف کردہ برآید در وقتی از اوقات مردم را در رنگ علماء ومشایخ دعوت بدین واحکام شریعت کند وخوارق عادات ومعجزات نماید یقین است کہ کسی تعرض حال او نخواہد بود انتہی - مطلوب ازین تقریر وتحریر ہمینست کہ علمای آفاق بحسب عہدہ علم خود ہا کہ ہدایت واہتدا ہست و ما علینا الا البلاغ جواب این استفتا بحسب قواعد اصول فقہ مراتب روایات از ضعاف وحسان وصحاح ومشہورات ومتواترات مرعی داشتہ تحریر فرمودہ ما را آگاہ کنند نہ چنان کنند کہ جادۂ اصول گذاشتہ بجہت عالم فریبی ملمع سازی نموده ضعاف را در باب اعتقادیات واحاد امور مختلفہ را در قطعیات حجت گردانیدہ ہرچہ در دل آید از رطب ویابس بیاض کاغذ را سیاہ کردہ نمایند چنانچہ پیشینیان ایشان مثل علی متقی وابن حجر مکی وملا علی قاری وغیرہم کردہ اند وامر اینہا بر خواص قواعد وضوابط اصول غیر خافیست وکردن اینہا بہ عداوت وبغض مہدی علیہ السلام وقوم دی موعود است چنانکہ در اوایل طحطاوی شرح در المختار مذکور است

اَلْفُقَهَاءُ فِیْ سَائِرِ الْمَذَاهِبِ بَاقِیَۃٌ هُمْ اَکْبَرُ اَعْدَاءِ الْمَهْدِیْ فَاَنْصِفْ وَلَا تَعَسَّفْ یَا اَخِیْ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتای صغیر

چه میفرمایند علمای دین و فضلای حق بین که در علامات حضرت مہدی موعود علیه السلام اگرچه احادیث و آثار وارد است همه آنها احاد و مختلف فیه است مگر آمدن آنحضرت از اولادِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برای دعوت بطرف احکام کتاب و سنت صحیحه که امام بیهقی رحمة اللہ تعالیٰ علیه در شعب الایمان فرموده اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ اَمْرِ الْمَهْدِیْ فَتَوَقَّفَ جَمَاعَۃٌ وَاَحَالُوا الْعِلْمَ اِلٰی عَالِمِہٖ وَاعْتَقَدُوْا اَنَّهٗ وَاحِدٌ مِّنْ اَوْلَادِ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ کذا در شرح مقاصد و در تحفهٔ اثنا عشریه در بحث امامت می خبر واحد با وجود جمیع شرایطِ صحت غیر معتبر است در اعتقادیات کذا در شرح عقاید نسفی پس در ینصورت چگونه رد کرده شود مذہب مصدقان مہدویت

حضرت سید محمد جونپوری که ایشان میگویند که ما را از اصحاب آنحضرت بخبر متواتر قطعی رسیده می آید که آنحضرت در صحو و اختیاری تا وفات بر دعوی مهدویت و بر دعوی تصدیق فرض انکار کفر مصر و ثابت بودند پس اگر در نفس الامر دعوی آنحضرت حق و صادق بود پس لا کلام منکران آنحضرت کافر می شوند چه انکار حضرت مهدی موعود کفر است اتفاقاً و اگر باطل و کاذب باشد مصدقان آنحضرت را ضرر نیست اصلاً ایشان میگویند که موجب تصدیق دعوی نبوت که اخلاق و معجزات است موجود بود در آنحضرت و اما سائر امارات ظنیه است که غیر معتبر است در امر اعتقادی و علاوه اینست که حق تعالی صراحةً در تسلی اهل ایمان فرموده است وَاِن یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ وَاِن یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ و نهایت الامر اینست که اگر باشد بر ایشان حکمی باشد ولیکن حکم کفر بر ایشان بهیچ وجه اصلاً عاید نشود پس در صورت احتیاط در تصدیق است خواه نخواه نه در انکار و تکذیب و الا اگر چیزی موجب انکار نزد شما باشد بحسب قواعد اصول فقه ما را اطلاع دهند رحم الله تعالی من انصف فاهتدی رحمت کند خدا تعالی هر کسی را که انصاف کرد پس هدایت یافت بشرسید بهشت ابدی و دیگرا

گر بیند در وقع سبب
آن دعویٰ باطل ... تصدیق ...
در نفس الامر ... حکم ...

ترجمہ ہندی

کیا فرماتے ہین عالمان دین کے اور فاضلان حق خبر کو دیکھنے بارے جو
نشانیون مین حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے جو کچھ کہ حدیثین اور
قولان آئے ہین سو یے تمام احاد اور اختلافی ہین احاد اُن حدیثونکو
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضون نے سُنا نہ ایک
معتبر جماعت اور اُن حدیثون اور قولون کے اختلافی ہونے پر دلیل یہہ ہے
کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شعب الایمان مین فرماتے ہین کہ اختلاف
کیا آدمیون نے نشانیون مین مہدی علیہ السلام کے پھر توقف کی
جماعت اور اعتقاد کئی کہ مہدی ایک اولاد سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
نکلیگا آخر زمانیمین اسیطرح شرح مقاصد مین اور تحفہ اثنا عشریہ مین ہے
اور حدیث واحد یعنے بعضے سُنے سو حدیث با وجود تمامی شرطان صحت
کے یعنے صحیح حدیث ہی تو بھی غیر معتبر ہی اعتقادیات مین یعنے
کسی چیز کے تصدیق و ایمان کے مقدمے مین اسیطرح ہی شرح عقاید نسفی بیز
پس اس صورت مین کسطرح رد کیا جائیگا مذہب حضرت سید محمد جونپوری کی
مہدویت کے مصدقون کا جو یے لوگ کہتے ہین کہ ہم کو حضرت کے اصحاب نے
متواتر خبر پہنچی چلی آئی ہی یعنے معتبر جماعت سے جماعت سنتی

اور خبر دیتی چلی آتی ہی کہ حضرت ہوشیاری اور اختیاری کی حالت مین
وفات تک مہدویت کے دعوے پر اور تصدیق فرض انکار کفر کے دعوے
پر مُصر و ثابت تھے پس حضرت کا دعوی حق اور سچ ہی تو بے شک
حضرت کے منکران کافر ہین اور اگر باطل و جھوٹا ہووے تو حضرت
کے مصدقون کا کچھ ضرر و نقصان نہین ہی کسواسیطے کہ یے لوگ
کہتے ہین کہ خود نبوت کے دعوے کی تصدیق کا سبب شرع شریف
مین دو چیز ہین اول اخلاق بعدہ معجزے یہہ دونون چیزین موجود تھے
حضرت مین لیکن نشانیان جو مشہور ہین ظنی غیر معتبر ہین اعتقاد
کے مقدمون مین اور عجائب بات یہہ ہی کہ صاف حق تعالے
فرماتا ہی اِنْ یَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَاِنْ
يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ يَعِدُكُمْ
تصدیق کرنے والون کی تسلی و تشفی مین اگر وہ ہووے جھوٹا تو اسی پر
ہی ضرر جھوٹ کا اُسکے اور اگر ہووے وہ سچا تو پہنچیگی تم کو بعض وہ
چیز کہ ڈراتا ہی تم کو یعنے وہ ڈراتا ہی تم کو کہ اگر تم میری تصدیق
نکروگے تو ہلاک ہو جاؤگے غضب الہی مین اور کفر اور دوزخ مین پس اگر وہ

سچا ہی تو تم کو یہہ ہلاکت پہنچیگی ۔ انتہا مرتبے کا یہہ ہی کہ اگر ہووے
کچھہ حکم انپر تو ہووے مانند حکم خطاء چوک کے ولیکن حکم کفر کا انپر کسی
وجہ سے نہین ہوسکتا ہی پس اسصورت مین احتیاط تصدیق مین ہی
خواہ مخواہ نہ انکار مین اور اگر ایسا نہین تو کچھہ معتبر دلیل انکار پر
موجود ہووے تو اصول فقہ کے قاعدون کے موافق
ہمکو اطلاع ہو اگا کیجیے رحمت کرے اللہ تعالی
شخص پر جو انصاف کیا اور خود ہدایت پایا
اور ہدایت دوسرون کو بھی کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاے کبیر

چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شرع مبین کہ فاضلے از علماے مہدویہ میگوید کہ
مارا از مصاحبان حضرت سید محمد جونپوری کہ تا آخر حیات آنحضرت
ملازم صحبت آنحضرت بودند جماعت از جماعتے کہ ہمہ اوشان متصف بصفات زہد
و تقوی مستند بخبر تواتر قطعی رسیدہ می آید کہ آن حضرت در سن نہصد و نہ ہجری بمقام
جا بالت صحو و ہوشیاری در حضور جماعت کثیر و جم غفیر دعوی فرمودند کہ

به حکم الله تعالی امر برین بنده رامی شود که ای سید محمد ما خاص ذات ترا مهدی موعود گردانیدیم
و آیت کریمه أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ
وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً
أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ
فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ
مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ
خاص در حق ذات تو فرموده ایم و مراد از لفظ من در افمن کان خاص ذات
تست خلق را بتصدیق مهدویت ذات خود و بر اتباع خود دعوت کن هر که منکر
مهدویت ذات تست منکر ماست بعده آنحضرت فرمودند که الحال این بنده
در امتثال امر پروردگار خود ناگزیر است که بر خلق تصدیق مهدویت ذات این بنده
فرض است و انکار کفر است بعده در آنوقت اکثر کسان از علما و فقرا و امرا
که در آن مجلس حاضر بودند اخلاق و اوصاف حمیده آنحضرت را ملاحظه نموده
تصدیق مهدویت آنذات مبارک کرده بجمیع وجوه مطیع و منقاد آنحضرت
شدند بعد ازین آنحضرت برین دعوی خود تا آخر حیات که پنج سال رسیدند
مصر بودند و درین اثنا اکثر خلایق از قبایل شتی و بلدان متفرقه اخلاق و
معجزات از آنحضرت ملاحظه نمودن تصدیق آنذات مبارک کردند و اکثر کسان
خانمان و علایق دنیا گذاشته در طلب ذات مولی جان و تن را بذل کرده

مهاجر و مصاحب آنحضرت بودند و آنحضرت فرمودند که حق تعالی این بنده را
محض برای اظهار آن احکام که متعلق بولایت مصطفی است صلی الله تعالی علیه
و آله و اصحابه و سلم فرستاده است و این بنده بطرف رویة الله تعالی دعوت
میکند بر هر مرد و زن طلب دیدار خدایتعالی فرض است تا آنکه بچشم سر یا بچشم دل
و یا در خواب خدایتعالی را نه بیند مومن نباشد مگر طالب صادق که روی دل خود را
از غیر حق گردانیده بسوی مولی آورده از دنیا و خلق عزلت گرفته همت از خود بیرون
آمدن میدارد و آنحضرت طالبان ذات خدایتعالی را که هندیان بودند ذکر بدین
ترتیب تعلیم فرموده که لا اله هون نهین الا الله تو هی اگرچه که بر عکس این
نیز تعلیم فرموده که اکثر و اشهر است و ذکر دوام فرض فرموده و ترک دنیا
فرض فرموده و صحبت صادقان فرض فرموده و هجرت وطن فرض فرموده
و توکل تمام فرض فرموده و عزلت از خلق فرض فرموده و طلب دنیا را
کفر و طالب دنیا را کافر فرموده و مراد از دنیا هستی و خودی و زیستن
بجان فرموده و ذهب و فضه و دیگر اموال و امتاع حیات دنیا فرموده و فرموده
هر که مرید این اموال باشد از آن بنده و از آن مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم
و از آن خدایتعالی نیست الغرض الحکم احکام فرموده مآل و مرجع همه ما بطرف
احتراز عن الدنیا و الفرار الی المولی و تاکید ذکر الله تعالی هستند و نیز فرموده که
فرمان خدایتعالی میشود که ای سید محمد این آیت کسرهٔ یمه در حق قوم تست

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ

دفرمود که مراد از ظالم لنفسه اندک فنا دارندگان اند ومراد از مقتصد نیم فنا
دارندگان اند واز سابق بالخیرات تمام فنا دارندگان اند وفرمود هرکس که ازین
سه مرتبه بیرونست از گروه این بنده نیست ونیز فرموده که فرمان خدا تعالیٰ
می شود مراد ما از لفظ من درین آیه کریمه قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ
ذات تست ونیز فرموده که بنده هیچ مذهب مقید نیست مذهب بنده
خاص کتاب الله تعالی وسنت رسول الله تعالے است واین بنده هیچ
تفسیر بیان قران نمیکند آنچه که بیان میکند خاص تعلیم الله تعالے مراد الله تعالیٰ
بیان میکند دفرمود که فرمان خدا تعالی می شود ای سید محمد مراد ما از ثُمَّ
اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ مبین است که از لسان تو بیان کتاب ما کنم ونیز فرمود
که در احادیث اختلاف بسیار افتاده است هر حدیثی که موافق احوال واقوال
این بنده هست صحیح است وکسیکه نقلی ازین بنده کند ببیند که اگر آن نقل مخالف
با کتاب الله تعالی بود آن نقل از بنده نیست یا که ناقل در سمع قصور

[margin notes:]
۲۸ نسبت زیادت کردہ بر آیت شریف ... بیچ
تن کسانند از ... ظالم لنفسه ...
از دوستان ... مقتصد ...
اند و بعضی از دوستان سابق ...
۲۹ ... محمد ... این ... من ...
معنی ... خدا تعالیٰ
دعوت ... بیچ ...
بر بنده ... من و کسی که ...
۳۰ بنده هیچ ... است ... تفسیر

نموده است و بر حفاظت و احتیاط شرع شریف تاکید بلیغ فرموده
و مذهب اہل سنت و جماعت را بہت و درست داشته و در حق ایمہ
و اولیا اہل نشان بشارتہا فرموده و مذہب امام اعظم رح را صواب داشته
و چند مسایل امام شافعی رح را اختیار فرموده و حق سبحانه تعالے
جمیع مصدقان آن حضرت را برکت تصدیق آنحضرت بر دعاے
آن حضرت که ترک دنیا و طلب دیدار خدا یتعالے ہست ثابت
قدم داشته حتی که الیوم در ایشان بسیار کسان تارکان دنیا ہستند
که ہمه علایق دنیاوی را از دل ترک فرموده و از خلق بے نیاز شده
باوجود اہل و عیال ہمه امور و تدابیر اکل و قوت بر ذات خدا یتعالے
سپرده توکل نموده از ہیچ کس چیزی مشاہره و یومیه طلب
و اقبال نمیکنند و ہیچ تدبیر و کسب نمیکنند و چنان بلند قدر و عالی
ہمت ہستند که اگر قوت صبح و شام نزد ایشان موجود باشد
قوت شام در راه خدا یتعالے کسی درویش را دادن
اصلاً دریغ ندارند بلکه قوت یکوقت را نیز در راه خدا یتعالے
بذل کرده می خورند اگرچه که حسب سیر شدن نباشد و اگر نزد

اوشان قوت امروز فقط باشد برای فردا چیزی فکر وی نمی کنند
قسم بنام پاک اوست که اکثر تا یک ہفتہ بر اوشان بدون چند
فاقه سالم نمیگذرد و با وجود چنین حالت ببرکت تصدیق بر
راه استقامت حق تعالی اوشان را این قدر داشته است
که اگر امیری یکے از اوشان درخواست کند و گوید که من صد
روپیه مثلا برائے تو بوسیه نقد میکنم تو قبول کن و یکبار بر
در من برائے سلام حاضر شو پس او یک درخواست آن امیر را
هرگز قبول نخواهد کرد بلکه بران امیر لعنت و نفرت خواهد کرد
که تو فقیر این گروه مبارک را حقیر و کم همت پنداشتی چنانچه این
تجربه ها از مولوی اکبر با این بنده در ظهور آمده است ای برادر
اگر ترا باور نیاید مرشد این گروه را دریافت فرموده
امتحان کن تا بعین تا که ترا باور کلی حاصل شود و اگر
احیانا از کسی فقیر ناقص از فقرائے این گروه بسبب صفت بشریت
فعل رخصت مثل اضطرار در حالت فقر و فاقه با اتحاد مسلط طرف
اغنیا بظهور آید پس آنکس ازین حرکت نادم و شرمنده می باشد و لعنت و نفرین

بر نفس خود میکنند و باز رجوع بسوے هوای خود کنند از پی
سبب بعد زمان آنحضرت علیه السلام اگرچه درمیان اوشان
بعض کس درین زمان نام فقیری بر خود بست کرده تاب
فقر و فاقه نیاورده التجا و میل بسوے اغنیا دارند و این
بعض درمیان اوشان بی اعتبار و بے مقدار و بدنام
هستند و از حد طریقت خارج و بیرون شدند و لیکن این بعض
نیز از حدود شرع شریف مثل مداومت بر صلوة و صوم وغیره
اصلا بیرون نیستند این احوال فقرای اوشان است و آنها
کسانیکه هنوز تارکان دنیا نیستند بحسب حکم شرع شریف کسب
حلال و روزگار میکنند و اگرچه درمیان ایشان بعض درین
زمان بسبب طغیانی دنیا نام ظلم و رباخواری و ترک صلوة وغیره
مشهور شدند و لیکن موت و خاتمه همه کسان بر توبه و انابت و بر
ترک دنیا کاین رجوع و توبه از جمیع ماسوی الله تعالی است و مقدمهٔ طلب
الله تعالی است میشود و این همه کسان بارادهٔ ترک دنیا کسب میکنند و مرجع همه
قوم مهدوی موعود علیه السلام ترک دنیا و طلب مولی است چه از آن حضرت

علیه السلام منقول است که ورای ترک ایمان نیست و نیز منقول
است که این عبارت فرمودند اَلدُّنیا لَکُمْ اَیُّهَا
الکَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ اَیُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ النَّاقِصُوْنَ وَالْمَوْلیٰ لِی وَلِمَنِ اتَّبَعَنِی
واگر احیاناً کسی از ایشان بطریق شاذ و نادر بغیر توبه و ترک
دنیا میرد از جنازه او بدل همه ایشان کراهت و نفرت
میکنند الغرض کلهم متشابه ولاریب تحت این آیهٔ کریمه داخل
هستند وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ
ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ
یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ
و حق تعالی اوشان را در امر دین اوشان فتح و نصرت
داده می آید و از سابق از صفات هجرت و اخراج
و ایذا و قتل متصف داشته می آید بحسب فرمان
امام اوشان علیه السلام در حق گروه خود

بحسب آیۂ کریمہ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا
مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا
وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

الغرض العزیز صاحب تمیز مرگاه که امر مهدویت
حضرت سید محمد علیه السلام اینچنین است که قدرے
مذکور شد پس حجج و براهین بر ثبوت مهدویت آن حضرت
در کتب دین ملاحظه کردیم که امر وشان حضرت مهدی موعود
علیه السلام نزد علماے امت مرحومه چه قدر متحقق است
پس دریافتیم که در اوایل طحطاوی شرح در المختار در مقام
تعریف امام اعظم رحمة الله تعالی علیه نقل میکند

اَمَّا حَدِیْثُ لَا وَحْیَ بَعْدِیْ فَبَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ نَعَمْ
لیکن حدیث نیست وحی بعد من پس باطل است نیست اصل او را
وَرَدَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَمَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ اَنَّهٗ

لا یحدث نبی بشرع بل ینسخ شرعہ و نفاصلہ
نشود نبی بشرع جدید که منسوخ کند شرع شریف را
چند سطر نقل میکند رد قول القائل ان المهدی
مردود است قول قائل گوینده که مهدی
یقلد ابا حنیفة بالدلالة الشافیة لکنہ مقرر انہ
تقلید کند ابوحنیفه را با دلالة شافیه لیکن مقرر است که مهدی
مجتهد مطلق و هو یخالف ما عن الشیخ محی
مجتهد مطلق است و این قول مخالف است از آنکه از شیخ است
الدین فی الفتوحات ان المهدی لا یعلم القیاس
فتوحات مکیه که در دست که مهدی نمیداند قیاس را
لیحکم به و لما یعلم لیجتنبه فما یحکم المهدی
تا از علم کند بان و حرام نیست که داند که بر بنیز و قیاس پس حکم نکند مهدی
الا بما یلقی الیہ الملک من عند الله تعالی بعثہ الله
مگر با نچه القا نموده است جانب او فرشته از نزد خدای تعالی برانگیخته است
تعالی لیسددہ و ذالک هو الشرع الحنفی المحمدی
تا راستی دارد مهدی را از خطا و آن حکم مهدی همان شرع حق است محمدی

اَلَّذِی لَوْکَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

واگر باشد محمد صلی اللہ

حَیًّا وَرُفِعَتْ اِلَیْہِ تِلْکَ النَّازِلَۃُ لَمْ یَحْکُمْ فِیْہَا

زندہ وظاہر شدی بجانب او این حوادث وحکم کردی در ان حوادث

اِلَّا بِحُکْمِ الْمَہْدِیْ فَیُعْلَمُ اَنَّ ذٰلِکَ ہُوَ الشَّرْعُ الْمُحَمَّدِیُّ

مگر موافق حکم مہدی پس معلوم شد کہ بدرستیکہ آن حکم مہدی ہما شرع محمدی است

فَیَحْرُمُ عَلَیْہِ الْقِیَاسُ مَعَ وُجُوْدِ النُّصُوْصِ الَّتِیْ مَنَحَہُ

پس حرام است برو قیاس باوجود نصوص کہ بخشش نمودہ است مہدی را

اللّٰہُ تَعَالیٰ اِیَّاہَا وَلِذَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خدا تعالیٰ آنہا را کہ برای این سبب فرمودہ است

فِیْ صِفَتِہٖ یَقْفُوْ اَثَرِیْ لَا یُخْطِیْ فَعَرَّفَنَا اَنَّہٗ مُتَّبِعٌ لَا مُبْتَدِعٌ

در صفت مہدی موافقت کند نشان مرا نکند خطا پس بیند الشتم مہدی تابعت است نہ بدعت کنندہ

اہ کَلَامُ الْفُتُوْحَاتِ فَعَلٰی ہٰذَا الْمَہْدِیُّ لَیْسَ بِمُجْتَہِدٍ

تا آخر پس بنا بر این قول مہدی نیست مجتہد

اَنَّ الْمُجْتَہِدَ یَحْکُمُ بِالْقِیَاسِ وَہُوَ یَحْرُمُ عَلَیْہِ الْحُکْمُ

کہ بدرستیکہ مجتہد حکم میکند بقیاس و آن مہدی حرام است براو حکم کردن
بِالْقِيَاسِ وَلِاَنَّ الْمُجْتَهِدَ يُخْطِئُ وَهُوَ لَا يُخْطِئُ قَطُّ
بقیاس و برائے اینکہ مجتہد خطا کند و آن مہدی نکند خطا گاہی
فَاِنَّهٗ مَعْصُوْمٌ فِيْ اَحْكَامٍ بِشَهَادَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
پس بدرستیکہ مہدی معصوم است در احکام بشہادت نبی
وَسَلَّمَ وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلٰى عَدَمِ جَوَازِ الْاِجْتِهَادِ فِيْ حَقِّ
و این مرتبہ بنا کردہ شدہ است بر عدم جواز اجتہاد در حق
الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهُوَ التَّحْقِيْقُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ انتهى
پیغمبران و این مذہب در حق مہدی ہمین تحقیق است بمدد اللہ تعالے
و نیز در یافتیم کہ در علامات حضرت مہدی موعود علیہ السلام ائمہ امت
مرحومہ اختلاف کردند و بر ہیچ یکی امر از علامات او متفق
نیستند بجز نفس مجیٔ او از اولاد فاطمہ رض برای اقامت
دین در آخر زمان چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالے در
شعب الایمان فرمودہ اِخْتَلَفَ النَّاسُ اختلاف کردند مردمان
فِيْ اَمْرِ الْمَهْدِيِّ فَتَوَقَّفَ جَمَاعَةٌ وَاَحَالُوا الْعِلْمَ

الی عالمہ واعتقدوا انہ واحد من اولاد فاطمۃ الزہرۃ

بجانب عالم او یعنے خدا تعالی واعتقاد کردند کہ مہدی یکے ہست از اولاد فاطمہ

رضی اللہ تعالی عنہا یخرج فی اخر الزمان بیرون آید در آخر زمان

پس قول او در ح فتوقف جماعت دال ہست بر اینکہ سایر

علامات نزد جماعت غیر معتبر و مردود ہست چہ لفظ توقف بنا بر

اصطلاح اہل حدیث بمعنی رد و عدم ثبوت خبر ہست در اصل

کذا در شرح نخبہ بلکہ نزد سلف مجرد ظہور مع دعوی امامت

و استظہار اولیا و انتفاع ناس بذات او علیہ السلام کافی ہست

مر ثبوت مہدویت او را لغیر ظہور سایر علامات ماثورہ

مظنونہ چنانکہ در شرح مقاصد مذکور ہست در رد قول شیعہ

مر مہدویت محمد بن حسن عسکری را و لو سلم نعت محمد

بن حسن العسکری فینبغی ان یکون ظاہرا

یظہر دعوی الامامت کسایر الائمۃ

من اہل البیت استظہر بہ الاولیاء

وینتفع بہ الناس واذ لم یکن ظاہرا علم

انہ لم یبعث فکم یخف ونیز در شرح مذکور تصریحا
گفتہ فذهب العلماء إلی انہ إمام عادل من أولاد
فاطمة الزهرة رضی الله تعالی عنها یخلقه الله تعالی
متی شاء ویبعثه نصرة لدینه پس مذہب ہمہ
علما برہمین قدر اکتفا فرمودہ الغرض ازین تقریر وتحریر معلوم شد
کہ نزد ائمہ دین انچہ علامات و آثار کہ مشہور اند ثابت و معتبر
نباشند علاوہ اینست کہ مسئلہ مہدی از مسایل اعتقادیہ
است و درین باب بجز امر قطعی چیزی دیگرا اعتبار ندارد
چنانکہ در شرح عقاید نسفی در مسئلہ عدد انبیا علیہم
السلام مذکور است أن خبر الواحد علی تقدیر
اشتماله علی جمیع الشروط المذکورة فی
أصول الفقه لا یفید إلا الظن ولا عبرة بالظن
فی باب الاعتقادیات پس درینصورت ظہور
علامات مشتہرہ برائے اثبات مہدویت ضروری ولابدی
نیست غایة الامر اینست کہ اگر چیزی ازان ظاہر شود پس بعد از ظہور

معلوم شد کہ آن چیز فی نفسہ صحیح و ثابت بود و اگر ظاہر نشود
معلوم شد کہ فی نفسہ ثابت نبود ۔ ای برادر در باب آنچہ
علامات مشہورہ کہ بوقت دعوی مہدویت حضرت سید محمد جونپوری
ظہور نکردند لاریب کہ ہمہ آنہا مختلف فیہا و متعارضہ و مظنونہ
است کہ عدم ظہور ہیچ یکے ازان ہا منافی دعوی آنحضرت علیہ
السلام نیست حالا ازانہا چیز مختلف و متعارض بطور مشتے
نمونہ خروار نمایم مشہور است کہ آنحضرت با عیسی علیہ السلام
مجتمع شوند و با یکدیگر اقتدا نمایند چنانکہ علامہ تفتازانی اولا
در شرح عقاید نسفی باینطور نوشتہ ثم الاصح
اَنَّہٗ یُصَلِّی بِالنَّاسِ وَیُؤُمُّھُمْ وَیَقْتَدِیْ بِہِ الْمَھْدِیُّ
وَثَانِیًا بر حقیقت این امر آگاہ شدہ باز در شرح مقاصد ازین
قول رجوع کردہ میفرماید کَمَا یُقَالُ اَنْ یَقْتَدِیْ بِالْمَھْدِیِّ
اَوْ بِالْعَکْسِ شَیْءٌ لَا مُسْتَنَدَ لَہٗ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ
یُعَوَّلَ عَلَیْہِ ونیز در شرح مذکور میفرماید ثُمَّ
لَمْ یُرْوَ فِیْ شَانِہٖ مَعَ اِمَامِ الزَّمَانِ حَدِیْثٌ

صحیح سوی ما روی انه لا تزال طائفة من
امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة
حتی ینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم
تعال صل بنا فیقول لا تکرمة الله تعالی
هذه الامة انتهی وفیه ما فیه

ونیز مشهور است که مهدی همه زمین را از مشرق تا مغرب
پر از عدل و انصاف گرداند و همه کسان بر مهدی ایمان
آرند مستفاد ازین حدیث شریف یملاء الارض
عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما

باید دانست که این لفظ بتقدیر مضاف است بالضرورة ای یملاء
اهل الارض این قضیه مهمله ملازم جزئیه محتمله کلیه است و محتمل قابل
بحث نمی شود و اگر حمل کرده شود این لفظ بر کلیه شد پس برین تقدیر
این لفظ معارض میشود بکتاب و سنت صحیحه القینا بینهم العداوة
والبغضاء الی یوم القیمة الایة ولو شاء ربک لجعل
الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک الایة

انا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیمة
الحدیث ولا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق
ظاهرین الی یوم القیمة الحدیث پس توجیه این لفظ مناسبت
بتوجیه لفظ آیة کریمه ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها
که در قصه حضرت شعیب علیه السلام وارد است علما را این است
که این لفظ از خبر واحد است و حکمش مذکور شد و نیز مشهور است
که مهدی مالک عرب شود باین حدیث شریف یملک العرب
رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی باوجود
این حدیث از خبر واحد لفظ رجل مطلق است و حمل او بر مهدی
علیه السلام خالی از ظن نیست ولا عبرة بالظن فی باب
الاعتقادیات طرفه اینست که قول حضرت عبد الله ابن عمر
رضی الله تعالی عنهما ظاهر است درین که هیچکس از اهل بیت گاهی
والی نبود بر حکومت دنیا چنانچه روایت کرد بیهقی
رحمه الله تعالی از شعبی قال ابن عمر
رضی الله تعالی عنهما قدم المدینة فاخبر

اَنَّ الحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَدْ تَوَجَّہَ اِلَی العِرَاقِ
فَلَحِقَہُ فِیْ مَسِیْرَۃِ لَیْلَتَیْنِ مِنَ الرَّبَذَۃِ فَقَالَ
لَہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ خَیَّرَ نَبِیَّہٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ
فَاخْتَارَ الاٰخِرَۃَ وَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَاِنَّکُمْ بِضْعَۃٌ مِنْہُ
وَاللّٰہِ لَا یَلِیْہَا اَحَدٌ مِنْکُمْ اَبَدًا وَمَا صَرَفَہَا اللّٰہُ تَعَالیٰ
عَنْکُمْ اِلَّا لِلَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ لَکُمْ ہمچنین است در سر الشہادتین
کذلک سائر العلامات پس العزیز صاحب تمیز را آگاہ معلوم شد
عدم ظہور علامتی از علامات مشتہرہ منافی مہدویت نیست
پس بچہ حجت انکار کردہ شود ہمین دعوی مہدویت سید محمد
را کہ در انکار آن خوف کفر است
نزد تو چیزے حجت قطعی بود در رد و انکار دعوی او مارا مطلع
فرما تا کہ اتباع حق کما ینبغی حاصل گردد رحمہ اللہ تعالے من

الصف فاہتدی ثم ہدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ استفتای کبیر کا

کیا فرماتے ہین قاضیان دین کے مفتیان شرع مبین کے جو ایک فاضل
علماے مہدویہ سے علانیہ کہتا ہے کہ ہم کو مصاحبون
سے سید محمد جیونپوری کے جو حضرت کی وفات تک
حضرت کی صحبت سے جدا نتھے خبر متواتر قطعی چلی آتی
ہے کہ حضرت نو سو پانچ بر ہوشیاری اور اختیاری
کی حالت مین روبرو جماعت کثیر کے دعوی مہدویت کا
کئے اور فرماتے کہ خاص اسی بندے کو حکم اللہ تعالی کا ہوتا ہے
کہ ای سید محمد ہم تجہ کو مہدی موعود کئے اور افمن کان کی آیتہ

یعنے بھلا جو شخص کہ ہی ظاہر دلیل پر رب سے اپنے اور
موافق ہی ~~اسکو~~ اسکی گواہ اُس سے یعنے قرآن شریف
گواہ ہی اسکی حقیت و سچائی پر کہ تمام قرآن اس کے حال
وفعل و قول کے مطابق و موافق ہی اور آگے سے اُسکے
یعنے قرآن سے کتاب موسی علیہ السلام کی یعنے توریتہ بھی اسکی
گواہ ہی امام ہی اور رحمت ہی وہ گروہ ایمان لائیگی اسپر
یعنے وہ گروہ جو علم الٰہی مین ہی تصدیق کریگی اسکی اور جو
شخص کہ کفر و انکار کرے اسکا کسی فرقہ سے کسی قوم سے
کسی خاندان سے ہو تو آگ وعدہ ہی اس شخص کا پھر مت ہو
تو شک مین اُس سے مقرر کہ وہ حق ہی رب سے تیرے ولیکن
بہت سے آدمی نہین ایمان لاوینگے خاص تیرے حق مین فرمائے ہم
اور مراد ہماری من کے لفظ سے جو کمن کان ہی خاص تیری
ذات ہی تمام خلق کو تیری مہدویت کے تصدیق و دعوت
کرا دو تیری فرمان برداری پر بلا جو شخص کہ تیری مہدویت
کا منکر ہی سو ہمارا منکر ہی ۔ اور فرمائے کہ

فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ ای سید محمد دعوی مہدویت کا
کہلاتا ہو وے تو کہلا ہین تو ظالمون مین کا کرونگا بعدہ فرماے
کہ اب بندے کو حق تعالی کا حکم بجالانا ضرور ہی کہ خلق پر تصدیق
اس بندے کی مہدویت کی فرض ہی اور انکار کفر ہے اسیوقت
اکثر لوک عالمون سے اور مشایخون سے اور امیرون سے اور
فقیرون سے جو جانتے تھے اخلاق و اوصاف حضرت کے
ملاحظہ فرما کر تصدیق کئے اور فرمان بردار ہوئے پھر حضرت
اسی دعوے پر وفات تک مضبوط ثابت رہے اور پھر اکثر خلایق
قبیلون قبیلون کے شہرون شہرون کے حضرت کے اوصاف
و معجزے دیکھ کر حضرت کی مہدویت کی تصدیق کئے اور بہت سے
لوگ گہر دار اپنا چھوڑ چھوڑ کر اور دنیا کے علاقے توڑ توڑ کر خدا تعالے
کی ذات کے طلب مین جان وتن کو خرچ کر کر حضرت کے ساتھ
ہو گئے۔ پھر حضرت فرمائے کہ حق تعالی اُس بندے کو محض واسطے
ظاہر کرنے احکام ولایت محمدی کے بھیجا ہی یہہ بندہ اللہ تعالے
کو دکھانے پر دعوی کرتا ہی ہر ایک مرد و عورت پر اللہ تعالی کے

دیکھنے کی طلب فرض ہے جب تک کہ سر کے انکھون سے یا دل کے
انکھون سے یا خواب مین خدا تعالی کو نہ دیکھے تو مومن نہین ہے
مگر طالب صادق کہ دل کے مونہہ کو غیر حق سے توڑ کر طرف مولی
کے جوڑ کر اور دنیا سے اور خلق سے گوشہ پکڑ کر ہمت اپنی خودی سے
باہر آنیکی رکھے ایسا طالب بھی حکم مین ایمان کے ہے۔ اور حضرت
خدا تعالی کے طالبون کو جو ہندیان سے تھے اِلَّا اللّٰہ تو ہی لَا اِلٰہ ہول
نہین کے ذکر کی تعلیم فرمائے۔ اور ذکر دوام فرض فرمائے
اور ترک دنیا فرض فرمائے۔ اور صحبت صادقون کی فرض فرمائے
صادق وہ لوگ ہین کہ سب احکام شریعت اور طریقت کے بجا لاکر
سلسلہ اپنی فقیری دارشاد کا حضرت مہدی موعود علیہ السلام
تک برابر پہنچائے ہین۔ اور ہجرت کرنا خدا تعالی کی راہ مین دار دنیا
سے طرف دائرہ مہدی علیہ السلام کے فرض فرمائے۔ اور
توکل تام فرض فرمائے اور عزلت خلق فرض
فرمائے۔ اور طلب دنیا کو کفر اور طالب دنیا کو کافر فرمائے
مراد دنیا سے خودی و ہستی و جان پروری فرمائے۔ سونے

روپے کو اور دوسرے مالون کو متاع حیات دنیا فرماے
اور فرماے جو کہ مرید ان چیزون کا ہووے سو اس بندے سے
اور مصطفیٰ عہ سے اور خدا تعالے سے نہین ہی ۔ الغرض جو احکام
کہ فرماے حاصل انکا طرف ترک دنیا اور طلب مولی کے ہی اور
طرف تاکید ذکر اللہ تعالے کے ہی ۔ اور پھر فرماے کہ فرمان اللہ تعالا کا
ہوتا ہی کہ ای سید محمد یہہ آیۃ تیری قوم کے حق مین ہی ترجمہ آیۃ کا
یہہ پھر وارث کیا ہم نے اس کتاب کا ایسے لوگون کو کہ مقبول کیا
ہم نے بندون سے ہمارے پس بعضے انکے
ظالم ہین واسطے نفس اپنے اور بعضے ان سے بیچ والون ہین
اور بعضے ان سے پیشی کرنے ہارے ....
ہین ساتھ نیکیون کے ۔ اور فرماے کہ مراد ظالم لنفسہ سے تھوڑی
فنا رکھنے ہارے ہین ۔ مراد مقتصد سے آدھی فنا رکھنے ہارے ہین
مراد سابق بالخیرات سے پوری فنا رکھنے ہارے ہین جو کہ ان تین
مرتبون سے باہر ہین گروہ سے اس بندے کے نہین ہین اور پھر
فرماے کہ فرمان خدا تعالی کا اس بندے کو ہوتا ہی کہ ای سید محمد

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات

مراد ہماری نوط شخص سے اس آیۃ مین کہ کہہ دے ای محمد یہہ رستہ
میرا ہی بلاتا ہون مین طرف اللہ تعالی کی بینائی پر اور وہ شخص کہ تابع
ہی میرا خاص تیری ذات ہی - اور پھر فرماے کہ سید محمد
مراد ہماری ثم ان علینا بیانہ سے یعنے پھر ہمپر ہی بیان اس قرآن کا
یہہ ہی کہ تیری زبان سے بیان کرینگے ہم اور فرماے کہ بندہ کسی
مذہب کا تابع نہین ہی مذہب بندیکا خاص کتاب اللہ تعالی و
سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی - اور فرماے کہ بندہ
کسی تفسیر پر بیان کتاب اللہ کا نہین کرتا ہی بلکہ اللہ تعالے کی تعلیم سے
خاص مراد اللہ بیان کرتا ہی - اور فرماے کہ احادیث مین بہت
اختلاف ہی جو حدیث کہ اس بندے کے حال و فعل و قول کے موافق
ہی سو صحیح ہی - اگر کوی شخص کچھہ نقل اس بندیسے کہے تو دیکھا
چاہیئے کہ اگر وہ نقل قرآن شریف کے خلاف ہووے تو وہ
نقل بندیسے نہین ہی بلکہ وہ ناقل کے سننے مین قصور ہی - اور
حفاظت و احتیاط پر شرع شریف کے بہت تاکید فرماے اور
مذہب اہل سنت و جماعت کا راست و درست کہے اور اہل سنت کے

۱ سورہ یوسف ۱۲ رکوع ۱۱ قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین
۲ سورہ قیامت سپارہ ۲۹ رکوع ۱۷

اماموں کے حقین اور اولیا اللہ کے حقین بشارتان فرماے
اور مذہب امام اعظم رحمتہ اللہ تعالی علیہ کا صواب رکھے اور
چند مسئلے امام شافعی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے اختیار فرماے اور حق سبحانہ
تعالی سب مُصدقون کو حضرت کی تصدیق کی برکت سے حضرت کے
مدعا پر جو ترک دنیا و طلب دیدار ہی ثابت قدم رکھا ہی یہانتک
کہ آج ان مصدقون مین بہت سے تارکان دنیا ہین جو تمام علاقے دنیا کے
دل سے ترک کرکر خلق سے بے نیاز ہین باوجود اہل و عیال
سب امور کھانے پینے کے خدا تعالی پر سونپ کے محض توکل
اختیار کرکر کچھ تدبیر روزی کی نہین کرتے ہین اور کسی سے کچھ
روزینہ اور ماہوار و انعام نہین قبول کرتے ہین اور ہمیشہ فقر و فاقے
مین راضی و صابر و شاکر ہین تسپر اسقدر عالی ہمت ہین کہ اگر دو وقت کا
قوت اُنکے پاس موجود ہو جاوے تو ایک وقت کا قوت
خدا تعالی کی راہ مین کسی فقیر کو دیدینے کچھ دریغ نہین کرتے ہین
بلکہ ایکوقت کا قوت بھی میسر ہووے تو تھوڑا تھوڑا بانٹ کھاتے
ہین پھر دوسرے وقت کے قوت کی کچھ فکر و تدبیر نہین کرتے ہین

قسم ہی خدایتعالی کی کہ اکثر ایک ہفتہ بجز چند فاقون کے اُنہین پورا
نہین گذرتا ہی باوجود ایسی حالت فقر کے تصدیق کی برکت سے
حق تعالی اُن کو طریق استقامت پر اسقدر ثابت رکھا ہی کہ اگر
کوی امیر انمین سے کسیکو کہے کہ سو روپئے یومیہ قبول کیجئے تو وہ ہرگز
قبول نہ کریگا بلکہ اس امیر پر لعنت ونفرین بھیجیگا کہ تو اس گروہ مبارک
کے فقیر کو کم ہمت وحقیر سمجھا - ای برادر اگر تجھ کو باور نہو تو
مرشدون کو اس گروہ مبارک کے دریافت کرکے امتحان کر
اور آزمالے تاکہ تجھ کو باور کلی حاصل ہووے اور اگر کسیوقت
کسی ناقص فقیر سے کچھ کام رخصت کا جیساکہ بیصبری فقر وفاقے
مین بالتجا واظہار فقر ہو جاوے تو وہ فقیر اس کام سے شرمندہ
ہوتا ہی اور ندامت کرتا رہتا ہی اور لعنت کرتا ہی اپنے نفس پر
اور پھر توبہ کرتا ہی اور رجوع ہوتا ہی طرف پروردگار کے
ہان بسبب دوری زمانے کے مہدی علیہ السلام سے اگرچہ
درمیان اُن کے بعضے شخص مانند اس فقیر ناہموار کے بے
نام فقیری کا اٹھالیکر تاب فقر وفاقے کی نلاسک کر غبت

والتجا طرف اغنیا کے رکھتے ہین تو یہہ بعضے قوم مین بالکل
بے اعتبار و بد نام و حقیر و ذلیل ہین اور حد سے فقیری
اور طریقت کے خارج و باہر ہین ولیکن یہہ بعض بھی حدون
سے شرع شریف کے مانند نماز و روزہ وغیرہ کے ہرگز خارج
و باہر نہین ہین ۔ یہہ احوال جو مذکور ہوا اُن کے فقیرون کا ہی
اور جو لوگ کہ ابھی دنیا نہین ترک کئے ہین موافق حکم شرع
شریف کے کسب و روزگار کرتے ہین اور خوف و رجا مین
اور دنیا ترک کرنے کے ارادے مین رہتے ہین اور اگرچہ کہ
درمیان اِن کے بھی اسوقت بعضے کام خلاف شرع شریف
کے شروع ہوئے ہین ولیکن موت و خاتمہ اِن سب کا توبہ
و رجوع پر ہوتا ہی اور سواے دنیا ترک کئے کے نہین مرتے
ہین اور دنیا ترک کرنا اُن کے مذہب مین ایسے توبہ کا نام
ہی کہ جو چیز کہ اللہ تعالی کے سواے ہی اس چیز کا علاقہ
دل سے توڑ دینا اور جو چیز کہ اللہ تعالی کے یاد کے مانع
ہی اس چیز کو بھی چھوڑ دینا یہان تک بہشتون کے

خیال سے اور نعمتون سے جنتون کے سوائے دیدار کے
باز آجانا اور توبہ کرنا بلکہ اپنی ہستی و خودی کو بالکل بھولکر
اللہ ہی کے یاد و خیال مین اسی کی ذات کے طلب مین
اسی کے دیکھنکی جستجو مین اور اسیکے وصل مین مستغرق
رہنا۔ ظاہر آراستہ رکھنا احکام شریعت سے باطن کو سنوارنا
اخلاق طریقت سے ایسا کام اختیار کرنے کو ترک دنیا کہتے
ہین۔ غرض ان سب کا خاتمہ ایسے توبہ پر ہوتا ہے اور یہہ سب
روزگار و کسب کرتے ہین لیکن ارادہ ان سب کا ترک دنیا کا
رہتا ہے کس واسطیکہ صاف حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا
حکم ہو چکا ہے کہ سوائے ترک دنیا کے ایمان نہین ہے۔ اور
پھر حضرت فرماتے ہین کہ دنیا تم کو ہے ای کافرو و منافقو اور
نعمتین جنتون کے تم کو ہین ای ناقص مومنو اور مولی یعنے محض
ذات خدا تعالی کی میرے واسطے اور میرے تابعون کے واسطے
ہے۔ اور اگر یکایک کوی انمین سے بغیر ترک توبہ کے مرجاتا ہے
تو یہہ لوگ اُسکے جنازے سے بدل کراہیت و نفرت رکھتے ہین اور

یہ سب کے سب بیشک و شبہ نیچے اس آیہ کریمہ کے داخل ہین ترجمہ
اس آیتہ کا یہ ہی ایسے لوگ جبکہ کرتے ہین گناہ فاحش یا ظلم
کرتے ہین اپنے آپ پر اللہ کو پھر بخشش چاہتے ہین خاص گناہون کے
اپنے اور کون بخشیگا گناہون کو سواے اللہ کے اور
نہین ثابت رہتے ہین اوپر اس چیز کے جو کرتے ہین اور وہ
جانتے ہین کہ وہ خطا ہی اور حق تعالی انکی تئین اُن کے دین
پر فتح و نصرت دیتا رہتا ہی اور صفتون سے ہجرت
و اخراج و ایذا فی سبیل اللہ و قتل و مقتول کے موصوف
ہوتی چلے آتے ہین موافق فرمان مہدی علیہ السلام کے
جو ابہی گروہ مبارک کے حق مین فرما چکے ہین موافق اس آیہ
کریمہ کے ترجمہ اس آیتہ کا یہ ہی ایسے لوگ کہ ہجرت کرتے ہین
اور اخراج پاتے ہین اپنے گھرون سے اور ایذائین پاتے ہین
میری راہ مین اور قتل کرتے ہین اور قتل ہوتے ہین تو
البتہ البتہ مٹا دیتا ہون مین گناہون کو اُن کے نہران ثواب
و بدلا ہی نزدیک سے اللہ تعالی کے اور اللہ نزدیک اُسکے

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون سورہ آل عمران
فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیئاتھم ولادخلنھم جنات تجری من تحتھا الانھار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب

بہتر ثواب و بدلا ہی الغرض ایعزیز صاحب تمیز جب کہ شان
مہدی علیہ السلام کا اور آپ کی گروہ مبارک کا ایسا ہی
جو تھوڑا سا بیان ہوا پھر دلیلان اور رجحان مہدویت کے
دین کے کتابو نمین دیکھے ہم اور ملاحظہ کئے ہم کہ شان مہدی
علیہ السلام کا نزدیک علماے امت کے کسقدر ثابت ہی
پس پائے ہم کہ اول بحثو نمین طحطاوی شرح در المختار کے
مذکور ہی ترجمہ اسکا یہہ ہی لیکن حدیث کہ نہین ہی وحی
بعد میرے پس یہہ حدیث باطل ہی اس حدیث کو کہین اصل
نہین ہی - ہان آئی ہی حدیث کہ نہین ہی نبی بعد میرے لیکن
معنی اس حدیث کا نزدیک عالمون کے یہہ ہی کہ نہین ہوگا
نبی ہی شرع والا ایسی شرع کہ اٹھا دیوے شرع شریف
کو اور تھوڑے فاصلے سے مذکور ہی کہ نہین حکم کریگا مہدی
مگر نزدیک سے اللہ تعالی کے اور یہہ حکم مہدی کا وہی
شرع حق محمدی ہی اور یہی مذہب مہدی کے شان مین تحقیق
ہی انتہی - اور پھر پائے ہم کہ علامتو نمین مہدی علیہ السلام کے

بہت سا اختلاف ہی اور کسی علامت پر علما کا اتفاق نہین ہی
مگر آنا مہدی کا اولاد سے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے معتبر جماعت
کے پاس اعتقاد ہی جیسا کہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان مین
فرماے ہین ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اختلاف کیا آدمیون نے نشانیون
مین مہدی کے پھر توقف کی جماعت اُن نشانیون مین اور
اعتقاد کی کہ مہدی ایک اولاد سے فاطمہ رضی اللہ تعالی
عنہا کے ہی نکلیگا آخر زمانے مین۔ پس توقف کرنا جماعت کا
دلالت کرتا ہی کہ باقی سب نشانیان غیر معتبر ہین کیونکہ لفظ
توقف کا اہل حدیث کے محاورے مین واسطے رد کرنے
اور نے اعتبار ٹھرانے کے ہی اسیطرح ہی شرح نخبۃ الفکر
مین بلکہ نزدیک علماے سابق کے فقط ظاہر ہونا مہدی
علیہ السلام کا دعوی امامت و مہدویت کے ساتھ اور
فیض لینا اولیا کا اُن سے اور نفع پانا آدمیون کا آپ سے بس
ہی واسطے ثبوت مہدویت کے بغیر ظہور دوسرے علامتون کے
جیسا کہ شرح مقاصد مین شیعون کے رد مین جو او کہتے ہین

کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین مذکور ہی کہ اگر قبول کرین ہم مہدی
ہونا محمد بن حسن عسکری کا تو سازوار ہی کہ ہوتے ظاہر ظاہر کرتے
ہوے دعوی امامت کا مثل باقی اماموں کے اہل بیت سے
فیض لیتے اولیا نفع پاتے اُنسے آدمیان اور جب کہ نہین ہوے
ظاہر تو معلوم ہوا کہ وُہ نہین ہین مہدی پھر مہدی ہو کر نہین چھپ
گئے اور پھر یہی شرح مذکور مین موجود ہی کہ مذہب علما کا یہہ ہی
کہ وُہ مہدی امام عادل ہی اولاد سے حضرت فاطمہ رضی اللہ
تعالی عنہا کے پیدا کریگا اللہ تعالی جبکہ چاہیگا واسطے یاری
دین کے پس مذہب علماے سابق کا مہدی کے حق مین
اسیقدر ہی اسیواسطے شاہ عبد العزیز دہلوی بھی تحفہ اثنا عشریہ
مین امامت کے بحث مین لکھ دئے ہین کہ اگر مہدی ... تمامی
نشانیون کے خلاف پر مثل علما اور مشائخ کے نکلیگا اور
شرع شریف پر بلاویگا اور معجزے دیکھاویگا تو اُسکی مہدویت
مین کسی کو کچھ تعرض نہین ہی اب اس تقریر و تحریر سے معلوم
ہوا کہ سابق کے علماے دین اور اماموں کے پاس مشہور

نشانیاں ثابت و معتبر نہین ہین۔ تیسر مسئلہ مہدی کا
اعتقادی ہی اور اعتقاد کے واسطے سواے یقینی حدیث
کے دوسری قسم کے حدیث ہرگز معتبر نہین ہی جیسا کہ شرح
عقاید نسفی مین مذکور ہی کہ خبر واحد باوجود تمامی شرطان صحت
کے جو مذکور ہین اصول فقہ مین نہین فایدہ دیتی ہی مگر ظن کا اور ظن کا
اعتبار اعتقاد کے مقدمون مین نہین ہی انتہی۔ پھر اس صورتین
ظاہر ہونا مشہور نشانیون کا واسطے مہدویت کے ضرور
نہین ہی نہایت مرتبے کا یہ ہی کہ اگر کوی نشانی وقت مہدی
کے ظاہر ہووے تو معلوم ہوا کہ وہ نشانی حقیقت مین صحیح و درست
تھی اور اگر کچھ نشانی ظاہر نہین ہوی تو صاف معلوم ہوا کہ وہ نشانی
صحیح و درست نہین تھی۔ ای برادر دریافت کر کہ جو نشانی کہ
وقت ظہور مہدویت ہمارے مہدی علیہ السلام کے ظاہر نہین ہوی
ہی سو وہ نشانی ظنی و اختلافی ہی نہ قطعی و یقینی و نہ اتفاقی پس ظاہر
ہونا ان نشانیون کا ہمارے مہدی موعود علیہ السلام کے دعوے
کو کچھ ضرر و نقصان نہین کرتا ہی۔ اب تجھ کو وہ نشانیاں کیسے

ہ
خبر الواحد علی تقدیر اشتماله علی جمیع الشرائط المذکورة فی اصول الفقه لا یفید الا الظن ولا عبرة بالظن فی باب الاعتقادات

اختلافی ہین سو بطور مشت نمونہ خروار کے معلوم کروانے ہین
ہم علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پہلے شرح عقاید نسفی مین
اسطرح لکھے تھے صحیح تر بات ہی کہ مہدی علیہ السلام نماز مین
اقتدا کرینگے عیسی علیہ السلام کے ساتھ پھر وہی علامہ نے اسنادات
کی ضعیفی او بے اعتباری پر واقف ہوکر شرح مقاصد مین جو دوسر
بار تصنیف کئے اسطرح لکھے ہین جو بات کہ مشہور ہی عیسی علیہ السلام
اقتدا کرینگے مہدی کی یا اسکا الٹا یعنے اقتدا کرینگے مہدی علیہ السلام
عیسی علیہ السلام کی سو یہہ بات بے اعتبار و بے سند ہی لیس بازوار
نہین ہی کہ اسنادات پر اعتماد کرے کوئی۔ پھر نہین ہی کچھہ صحیح حدیث
مہدی و عیسی علیہ السلام کے جمع ہونے پر انتہی۔ اور امام نووی
رحمۃ اللہ تعالی صحیح مسلم کی شرح مین کتاب الامارۃ مین لکھے ہین
کہ دو خلیفون کا ایک زمانہ مین ہونا جایز نہین ہی۔ اور سنن
ابو داؤد وغیرہ مین حدیث موجود ہی کہ یملأ الارض عدلا
وقسطا کما ملئت جورا وظلما یعنے پر کریگا مہدی زمین کو عدل و
انصاف سے جیسا پر ہوگئی ہی ظلم و جور سے۔ اسی حدیث کو دلیل

حاشیہ (بخط دستی، ناخوانا)

کر کے منکران کہتے ہین کہ مہدی تمام زمین کو مشرق سے مغرب تک
بھر دیگا عدل و انصاف سے اور تمام آدمیان مہدی کی تصدیق کرینگے
اب انصاف کیجئے کہ اس حدیث مین تمام زمین کر کے کہان ہے
بلکہ زمین کو پر کریگا کر کے ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ اہل زمین کو
پر کریگا اگر بعضون کو بھی پر کیا تو یہہ بات بولی جاتی ہی کہ اہل
زمین کو پر کیا ۔ اگر اہل زمین سے تمام اہل زمین لیوین تو صاف
قرآن شریف کا خلاف ہوتا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی ترجمہ اسکا
یہہ ہی ڈال دیا ہی ہم نے عداوت و بغض آدمیون مین قیامت
تک اور پھر حق تعالی فرماتا ہی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اگر چاہتے ہم تو
کرتے سب آدمیون کو ایک امت ہمیشہ رہینگی اختلاف کرنیہاری
و اگر اکثر اہل زمین مراد لیوین تو بھی خلاف قرآن شریف کا ہوتا ہی
کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ البتہ تحقیق و ثابت ہو گیا ہی قول اکثر پر کہ ایمان
نہ لاوینگے ۔ اور پھر فرماتا ہی کہ و لیکن اکثر آدمی ایمان نہین لاوینگے
اب صاف معنی حدیث کا یہہ ہوا کہ پر کریگا مہدی بعض اہل زمین کو
جو تصدیق کرینگے عدل و انصاف سے ایسا ہی ظہور ہوا ہمارے مہدی

والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ
ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین
لقد حق القول علی اکثرہم فہم لا یؤمنون
ولکن اکثر الناس لا یؤمنون

علیہ السلام کے وقت مین ۔ اور ترمذی مین حدیث موجود ہی
کہ یملک رجل من اہلبیتی یواطی اسمہ اسمی یعنے مالک ہوگا
عرب کا ایک مرد اہلبیت سے میرے موافق ہوگا نام اسکا
میرے نام کے اس حدیث کو دلیل کرکے منکران کہتے ہین کہ
مہدی عرب کے ملک کی بادشاہت کریگا اب ذرہ غور کیجئے
کہ اس حدیث مین نام مہدی کا کہان ہی لیکن قیاس سے سو قیاسی
بات یقینی نہین ہوتی ہی اور اس حدیث کے خلاف پر اس حدیث
سے بھی صحیح تر حدیث صحیح بخاری مین موجود ہی کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا فی روایۃ کفافًا ۔ ای باریتعالی کر تو رزق محمد
کے آل کا بسر آنے موافق کہ نہین ہلاک ہوے سیر کا نہ زیادہ ۔ اور
مومن حضرت کی دعا قبول ہونے مین ہرگز شک نہین کریگا ۔ اور
بھی سر الشہادتین مین شاہ عبد العزیز دہلوی روایت کئے ہین کہ
حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما امام حسین رضی اللہ تعالے
عنہ کو فرمائے کہ واللہ لا یلیہا احد منکم ابدًا یعنے قسم خدا تعالی کی
کہ نہین والی ہوگا دنیا کا کوی ایک تم اہلبیت ۔ سے اور نادر یہہ بھی

کہ یہہ حدیث ترمذی کی حدیث واحد ہی اور حدیث واحد
اعتقادی مقدمے مین معتبر نہین ہی جیسا کہ گذرا ۔ اسیطرح
باقی سب نشانیان جو مشہور ہین جرح و قدح و اختلاف سے
خالی نہین ہین پس العزیز صاحب تمیز اس تقریر و تحریر سے
معلوم ہوا کہ نہونا ان نشانیون کا مہدویت کے ثبوت کو
کچھہ ضرر و نقصان نہین کرتا مضائقہ نہین رکھتا ہی اب دعوی
حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کا کسطرح رد کیا جاویگا
اور کیون انکار ہوسکیگا کہ جسکے انکار مین سراسر خوف کافر
ہوجانیکا ہی ۔ ای برادر اگر تجھہ کو کچھہ دلیل قطعی یقینی اس
دعوے کے رد و انکار پر معلوم ہی تو بیان کیجیے اور ہم کو
آگاہ کیجئے ۔ رحم کرے اللہ تعالی انصاف کرنیہارون
پر اور ہدایت پانے ہارون پر اور ہدایت کرنے ہارون پر

آمین یارب العالمین

هذا رسالہ دلیل المتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر در تفسیر حسینی اگر می بودیم ما کہ بشنویم سخن پیغمبران را بی بحث تفتیش معانی چہ از معجزات ایشان علامات صدق بر صفحات احوال ایشان ظاہر بود و با تعقل می کردیم در معانی کلام ایشان و تفکر می نمودیم نمی بودیم امروز در اعدا و اہل دوزخ و در بیضاوی قالوا لو کنا نسمع کلام الرسل فنقبلہ جملۃ من غیر بحث و تفتیش اعتمادا علی مالاح من صدقہم بالمعجزات او

او تعقل فتفکر فی حکمه و معانیه تفکر المستبصرین ما کنا فی اصحاب
السعیر و در مدارک فیه دلیل علی ان مدار التکالیف علی ادلة
السمع والعقل وانهما حجتان ملزمتان باید دانست که این آیه
کریمه حجت است ما را بر منکران مهدویت حضرت سید محمد مهدی
موعود علیه السلام زیرا که ایشان بحث زاید و تفتیش بیحد
افتاده اند و اکتفا نموده اند بر [illegible] آیات و کرامات او علیه السلام
و تعقل و دریافت نکردند معانی کلام او علیه السلام و تفکر
نه نموده اند در انوار حکمت که اقوال و افعال او علیه السلام معانیه
نه نموده اند که بر اینها مدار تکالیف است چنانچه نقل است صحیح و
مستفیض که در مائة عاشر در خراسان در مقام فره آنحضرت
علیه السلام نزول فرموده دعوی مهدویت خود آشکار و اظهار
کردند چنانچه علما پیشین خروج مهدی را در مائة عاشر فتوی
دادند چنانچه شیخ عبدالحق دهلوی از بعضی در شرح مشکات
شریف در آخر باب قرب الساعة خبر میدهد و جناب سید المرسلین
علیه الصلوة والسلام مجئ مهدی را از پیش خراسان فرموده اند

فرمودند چنانچه در مشکات شریف در باب اشراط الساعة
از ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ مرویست المقصود میرذو النون وزیر
سلطان مرزا حسین ہروی امتحاناً باظہار ارادۂ قتل و تاراج
الات ضرب و قتل در دائرہ معلا نصب کنانید با دبدبہ بسیار
و کبکبۂ بیشمار مع لشکر جرار و کرار سپاہ تاختہ باختہ قریب دائرۂ
معلا درآمد و بعضی از فقرا در حضور لامع النور عرض کردند کہ وزیر
پادشاہ بارادۂ قتل قریب آمدہ است چہ تدبیر باید کرد انحضرت
علیہ السلام بر و تنگ آمدہ فرمودند پادشاہ یکی است کہ وزیر
ندارد و درین اثنا میر ہم در حضور در رسید و دید کہ ہیچکس لطف
او التفات نمیکنند متحیر شد و ہیبت در دل او پدید آمد و انحضرت
علیہ السلام برسم قدیم دعوت شروع کردند و آیتہ اللہ ولی الذین
آمنو یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت
یخرجہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون
بیان فرمودند میرذو النون باادب دعوت شنیدن از گفت انحضرت
علیہ السلام فرمودند کہ نزدیک بیا نزدیک آمد و بیعت مع مختت

آنحضرت براو غالب آمد باز فرمودند که نزدیک تر بیا
نزدیک تر آمد و خاطر خود فراہم نمودہ عرض کرد نشیت شد
کہ شما مہدی میگویانید اگر لغوی باشد معقول است واگر اصطلاحی
باشد حجت و برہان باید فرمودند حجت و برہان نمودن کار خدا تعالی
است و کار ما تبلیغ است ہمین قدر فرمودہ باز در بیان کلام خود
متوجہ شدند بعد از لمحہ میر ہمین تقریر بعرض رسانید امام علیہ السلام
ہمین جواب دادند و باز عرض کرد کہ در حدیث دیدم تیغ بر مہدی
کار نکند آن امام علیہ السلام بفرمود کہ بیازمائید پس در حال
میر مذکور تیغ بیدریغ برکشید و دست بر داشت پس ہمون طور
دستش برداشتہ ماند ہر چند کہ خواست کہ بزور فرود آرد
و تیغ خود را بر جسم مبارک سایہ فکن لبساز د اما اصلاً نتوانست
آخرش رویش زرد و سبز گشتہ بیہوش شد و بیافتاد امام علیہ
السلام از دست مبارک اورا ہشیار کردند چون بہوش آمد
باز شمشیر برداشت دیگر بار ہمچنان افتاد ہمین نوع این کار
سہ بار تکرار کرد آخر الامر شمشیر انداختہ پابوس گشت

حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ ای میر ذوالنون کار آتش
سوختن است و کار آب غرق کردن و کار شمشیر بریدن غرض
از حدیث اینست کہ کسی بر مہدی قادر نشود و درین اثنا ملا نو
نور کوزہ گر کہ یکے از علما، کلان بود بے اختیار گفت کہ اگر مہدی
موعود آمدنی است ہمین ذات مہدی موعود است و اگر نخواہد آمد
بعد ازان میر ذوالنون چنین معجزہ را آیتہ و علامتہ صدق بر صفحہ احوال
آن امام علیہ السلام ظاہر دیدہ از بسیاری ولولہ عشق و شوق
در معرض عرض رسانید کہ ما نام مہدی ام و نوکر مہدی ہستیم پیش
مہدی ہر جا کہ تیغ زنی باشد تیغ بزنم و مخالف مہدی را بکشم
آنحضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ مہدی و مہدیان را
جائی نیست و مسکن نیست پس میر ذوالنون بدل مطیع و منقاد
شدہ تصدیق کردہ مرید و تلقین شد و مہمانداری بسیاری
تعظیم ہر روز بفرستاد آنحضرت علیہ السلام بعد از سہ روز
قبول نکردند وقتیکہ او کوشش بنہایت نمود فرمودند
کہ سنت مصطفی علیہ السلام ہمین مہمانداری سہ روز است

الغرض ہمچنان بسیار کسان انوار حکمت در اقوال و
افعال آن امام علیہ السلام ملاحظہ نمودہ بسا کس
معجزات وکرامات را دیدہ و در دیگر بحث و تفتیش نیافتادہ
بدل مطیع و منقاد شدند و تصدیق مہدویت
انذات شریف کردند چنانکہ تفصیل این ہمہ در
کتب منقولات مذکور ہست و اکثر کسان ازین امور
کہ مدار تکالیف برآنہاست و ہمین امور حجت ملزمہ است
اعراض کردہ در تفتیش و بحث افتادہ از تصدیق انذات
شریف باز ماندند و منکر شدند چنانچہ بحث میکنند و میگویند
کہ مہدی و عیسی علیہما السلام مجتمع شوند و در زمانہ او علیہ
السلام ہمہ عالم از شرق تا غرب پر از عدل و انصاف گردد
و خزائن و دفائن از زمین برآید و اموال دنیوی مہدی
علیہ السلام ہمہ عالم را بے حساب بخشش کند ہکذا
غیر ذالک نہ این ہمہ امور ظنی اند مستفاد
از اخبار احاد و ضعاف و خبر واحد اگرچہ محفوف بشرائط

صحت بود ولیکن در اعتقادیات اصلا حجت نشود کذا فی شرح العقاید پس معارض بحجت ملزمه که بالا از مدار مذکور شده است چگونه بود

رحم اللہ من

تفکر و تدبر

تم النصف